

# عنوان: والدین کا مقام اور اولاد کی ذمہ داریاں: قرآن و سنت کی روشنی میں

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِنَّمَا يُبَلِّغُنَّ عَنْكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۖ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا.

صدق اللہ مولانا العظیم۔

## اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور والدین کا مقام

ہر انسان، بشرطیکہ وہ اپنی عقل و علم سے کام لے، اس حقیقت کو جانتا اور مانتا ہے کہ پوری کائنات کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ نے ہمارے لیے یہ پوری دنیا بنائی اور ہم پر لاتعداد نعمتیں نازل فرمائیں۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے ہر آدمی تسلیم کرتا ہے۔ ان ہی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت والدین ہیں، جو اللہ نے ہمیں عطا کیے ہیں۔

والدین کی آپ پر بہت بڑی شفقت ہوتی ہے۔ یہ شفقت اس لیے ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دل میں آپ کے لیے محبت ڈال دیتا ہے۔ اگر والدین کے دل میں یہ محبت نہ ہوتی تو آپ کی پرورش انتہائی مشکل ہو جاتی۔ اللہ نے آپ کے والدین کے دلوں میں اس قدر محبت اور الفت ڈال دی کہ وہ آپ کی ہر تکلیف کو برداشت کرتے ہیں۔ وہ خود بھوکے رہ کر آپ کو کھلانے کی مشقت برداشت کرتے ہیں۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ والدہ اپنے منہ میں نوالا لے جاتی ہے، لیکن بچہ اگر اس پر ہاتھ بھی مار دے تو وہ اس پر بھی خوش ہوتی ہے کہ میرا بچہ مجھ سے کھیل رہا ہے۔ یہ محبت کی نعمت آپ کو کس نے دی ہے؟ یہ اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔

کوئی بھی شخص، جب تک کہ وہ ذہنی طور پر درست ہو، جب سوچے گا کہ میں کس طرح بڑا ہوا، تو وہ اسی نتیجے پر پہنچے گا کہ میرے رب نے میرے باپ کے دل میں میرے لیے محبت ڈال دی تھی۔ اس محبت کی وجہ سے میں اسے پوری کائنات کے تمام بچوں سے زیادہ پیارا تھا۔ دنیا میں کتنے ہی حسین و جمیل بچے ہوں، لیکن ہر شخص کو اپنا بچہ ہی سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ اگر آپ کسی حبشی سے بھی کہیں کہ سب سے خوبصورت بچہ لاؤ، تو وہ اپنے ہی بچے کو پیش کرے گا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ نے اس کے دل میں اپنی اولاد کے لیے خاص محبت ڈال دی ہے۔

یہ ساری نعمتیں اللہ کی طرف سے ہیں، اسی لیے عبادت کا پہلا حقدار بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔" صرف اسی کی عبادت کرو کیونکہ وہی عبادت کے لائق ہے، کوئی اور نہیں۔

## والدین کے ساتھ "احسان" کا مفہوم

قرآن مجید میں جہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے حق کے ساتھ کسی اور کے ساتھ احسان کا ذکر فرمایا ہے، تو وہاں والدین کو مقدم رکھا ہے۔ فرمایا گیا: "وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا" یعنی والدین کے ساتھ احسان کرو۔ افسوس کہ لوگ اس معاملے میں بڑی کوتاہی کرتے ہیں۔

احسان صرف یہ نہیں ہے کہ اگر والدین آپ کو ڈانٹیں تو آپ چپ ہو جائیں۔ احسان ایک منفی نہیں، بلکہ ایک مثبت عمل ہے۔ اس کا مطلب ہے:

- ان کے کھانے پینے کا خیال رکھنا۔

- ان کی بیماری کا خیال رکھنا۔

- انہیں سہولت پہنچانے کی فکر کرنا۔

- ان کی عزت کا خیال رکھنا۔

- ان کے لیے آسانیاں پیدا کرنا۔

بعض بچے اپنے والدین کے لیے درد سر بن جاتے ہیں اور صرف ان کے کندھوں پر سوار ہو کر اپنی زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ میں اپنے والدین کے لیے کیا کر سکتا ہوں۔ یہ آج کل کی ایک بہت بڑی وبا ہے۔ پہلے وقتوں میں تو کافر بھی اپنے والدین کی خدمت کیا کرتے تھے، لیکن آج مسلمان اس فرض سے غافل ہیں۔ اسباب کے درجے میں انسان پر سب سے پہلا محسن اس کے ماں باپ ہیں۔

## والدین کی بے مثال قربانیاں

ماں کو اس بات پر غصہ آتا ہے کہ جس بیٹے کو تیس سال تک پالا، وہ بیوی کے آنے کے دو دن بعد ہی اس کا ہو کر رہ گیا۔ حالانکہ بیوی کی محبت اکثر کمزور اور وقتی ہوتی ہے۔ انسان کو یہ خیال نہیں آتا کہ میرے والدین نے میرے لیے کیا کچھ کیا ہے۔

- ماں نے نو ماہ پیٹ میں اٹھایا۔

- پھر ولادت کی ناقابل برداشت تکلیف سہی۔

- باپ اس پریشانی میں رہا کہ بچے کی ماں کو کچھ نہ ہو جائے۔

- پیدا ہونے کے بعد دونوں نے رات دن ایک کر کے پرورش کی۔

- جب آپ راتوں کو روتے تھے، تو دونوں جاگتے تھے۔ اس وقت نہ بیوی ہوتی ہے، نہ دوست، صرف والدین ہی آپ کے لیے راتیں جاگ کر گزارتے ہیں۔

- ماں ہر وقت نظر رکھتی ہے کہ بچہ کہیں انگاروں پر ہاتھ نہ رکھ دے، کسی گڑھے میں نہ گر جائے، یا اسے کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے۔

اولاد کے لیے والدین اپنی جان تک قربان کر دیتے ہیں، جو انسان کو سب سے پیاری ہوتی ہے۔ جب آپ بڑے ہو جاتے ہیں، تو ظاہر ہے کہ وہ بوڑھے ہو جاتے ہیں۔ اس وقت ان کا خیال رکھنا اولاد کا فرض ہے۔

## جدید دور کا المیہ: بیوی اور والدین کے حقوق میں توازن

اکثر لوگ بیویوں کی وجہ سے والدین کو چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ شخص کتنا بے وفا، ناقدر دان اور ناشکرا ہے جو بیوی کی خاطر اپنی ماں سے منہ موڑتا ہے۔ اگر بیوی والدین کی خدمت نہیں کرتی، تو اسے یہ کہہ کر سمجھایا جا سکتا ہے کہ اگر تم میری والدہ کی خدمت نہیں کرو گی تو میں دوسری شادی کر لوں گا تاکہ وہ میری والدہ کی خدمت کرے۔ یہ سن کر اکثر بیویاں راہِ راست پر آ جاتی ہیں اور ساس کو اپنی ماں کا درجہ دے کر خدمت کرنے لگتی ہیں۔

ایک عالمہ عورت کا قصہ مشہور ہے جس نے اپنے شوہر سے کہا کہ شریعت میں مجھ پر تمہارے والدین کی خدمت واجب نہیں ہے۔ شوہر ایک مفتی صاحب کے پاس گیا جو بڑے سمجھدار تھے۔ مفتی صاحب نے کہا، "بالکل ٹھیک کہتی ہے، اس پر خدمت واجب نہیں ہے۔ تم ایسا کرو کہ ایک خادمہ لے آؤ اور پھر اس کے ساتھ نکاح کر لو تاکہ وہ سفر وغیرہ میں بھی تمہارے ساتھ رہ سکے۔" جب شوہر نے یہ حل اپنی بیوی کو بتایا تو اس نے فوراً کہا کہ میں خود اپنی ساس کی خدمت کروں گی، وہ میری ماں کی جگہ ہیں۔

مقصد یہ ہے کہ بیویوں کی وجہ سے والدین کو برگز نہ چھوڑیں۔

## قرآنی ہدایات: والدین کے ساتھ طرزِ عمل

اللہ تعالیٰ کا کلام ہمیں والدین کے ساتھ برتاؤ کے واضح اصول سکھاتا ہے:

1. اُف تک نہ کہو: "فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أَفْ" یعنی جب وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچ جائے، تو ان کے سامنے اُف تک نہ کہو۔ یہ اُف صرف سختی والا ہی نہیں، بلکہ اگر آپ کو کوئی بیماری ہے یا تکلیف ہے، تب بھی ان کے سامنے اُف نہ کریں، کیونکہ اس سے ان کے دل کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ اولاد کی ایک اُف ماں باپ کے دل پر گولی کی طرح لگتی ہے۔
2. جھڑکو مت: "وَلَا تَنْهَرُهُمَا" انہیں ڈانٹو مت، ان سے سختی سے بات نہ کرو۔
3. ادب سے بات کرو: "وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا" ان سے ہمیشہ ادب اور نرمی سے بات کرو۔
4. عاجزی اختیار کرو: "وَاحْفَظْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ" ان کے سامنے شفقت اور عاجزی کے پروں کو جھکا کر رکھو، جیسے مرغی اپنے بچوں کو اپنے پروں میں سمیٹ لیتی ہے۔
5. دعا کرو: "وَقُلْ رَبِّ اَرْحَمُهُمَا كَمَا رَبَّيَّانِي صَغِيرًا" اور ان کے لیے یہ دعا کرو کہ "اے میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے پالا۔" یہ دعا ان کی زندگی میں اور موت کے بعد بھی کرتے رہنا اولاد پر ان کا حق ہے۔

## والدین کو وقت دینا: ایک اہم ذمہ داری

والدین کے ساتھ احسان صرف انہیں سامان یا پیسہ دینا نہیں ہے۔ ان کی ایک بہت بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ ان کا بیٹا ان کے پاس بیٹھے۔ اگر آپ والدین کو وقت نہیں دیتے، تو یاد رکھیں کہ آپ کی بھی اولاد ہوگی اور جب وہ آپ کے پاس بیٹھنے کی بجائے سیدھا اپنی بیوی کے پاس جائے گی، تب آپ کے دل پر وہی گزرے گی جو آج آپ کے والدین پر گزرتی ہے۔

وہ تڑپتے ہیں کہ کاش میرا بیٹا میرے ساتھ دس منٹ ہی بیٹھ جائے۔ بیوی کے لیے 24 گھنٹے بھی کم پڑ جاتے ہیں، لیکن ماں باپ کے لیے 20 منٹ بھی نہیں ہوتے۔ یہ بہت بڑی بے وفائی، ناشکری اور ناقدری ہے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی والدین کے ساتھ گزاری، لیکن شادی ہوتے ہی آپ صرف بیوی کے ہو کر رہ گئے؟ والدین کا دل خوش کرنا احسان میں شامل ہے۔ اگر آپ ان کی قدر کریں گے، تو آپ کے بیٹے آپ کی اس سے زیادہ قدر کریں گے۔

## نافرمانی کا انجام: جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

یاد رکھیں! ماں باپ کے ساتھ کیے گئے سلوک کا بدلہ اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی دیتا ہے۔ جو شخص والدین کو تکلیف دیتا ہے، وہ چند دن تو بیوی بچوں کے ساتھ مزے کر لے گا، لیکن جب وہ خود بوڑھا ہوگا تو اس کی اولاد بھی اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرے گی۔ اس کی بہو اور بیٹے اس کا خیال نہیں رکھیں گے۔ کئی واقعات اس بات کے گواہ ہیں کہ جس نے اپنے باپ کو ستایا، اس کے اپنے بیٹے نے اسے مار دیا۔ یہ مکافاتِ عمل ہے، جو دنیا میں ہی مل جاتا ہے۔

## توبہ اور تدارک کا راستہ

جن نوجوانوں سے والدین کی خدمت میں کوتاہی ہو گئی ہو، ان کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ انہیں چاہیے کہ:

1. اللہ تعالیٰ سے اپنی غلطی کی سچے دل سے معافی مانگیں۔

2. اگر والدین حیات ہیں تو فوراً ان کی خدمت شروع کر دیں اور ان سے معافی مانگیں۔

3. اگر وہ وفات پا چکے ہیں، تو ان کی طرف سے صدقہ کریں اور ان کے لیے کثرت سے دعائے مغفرت کریں۔

یاد رکھیں! قرآن یہاں تک کہتا ہے کہ اگر تمہارے والدین مشرک ہوں اور تمہیں شرک کرنے کا کہیں، تب بھی ان کی بات نہ مانو، لیکن "دنیا میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔" جب کافر والدین کے ساتھ اچھے سلوک کا حکم ہے، تو نیک، صالح اور دیندار والدین کی ناقدری کرنا کتنی بڑی محرومی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں والدین کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جس نے والدین کی قدر کی، اللہ اسے دنیا اور آخرت میں کبھی ذلیل و رسوا نہیں کرے گا۔

## والدین کے احترام پر ایک نصیحت آموز نظم

آخر میں ایک شاعر نے والدین کے حوالے سے کیا خوبصورت پیغام دیا ہے، اسے غور سے سنیں:

اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دکھا، دل نہ دکھا

اپنی جنت کو خدا کے لیے دوزخ نہ بنا

میرے مالک، میرے آقا، میرے مولا نے کہا

اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دکھا، دل نہ دکھا

باپ کے پیار سے اچھی کوئی دولت کیا ہے؟

ماں کا آنچل جو سلامت ہے تو جنت کیا ہے

یہ راضی تو نبی راضی، بے راضی ہے خدا

اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دکھا، دل نہ دکھا

جب بھی دیکھا تو تجھے پیار سے دیکھا ماں نے

خونِ دل دودھ کی صورت میں پلایا ماں نے

تو نے اس پیار کے بدلے میں اسے کچھ نہ دیا

اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دکھا، دل نہ دکھا

ان کی ممتا نے ہر اک حال سنبھالا تجھ کو

کس قدر پیار سے ماں باپ نے پالا تجھ کو

خود رہے بھوکے، دیا تجھ کو نوالا تجھ کو

ان کی مٹھی میں ہے نادان مقدر تیرا

اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دکھا، دل نہ دکھا

تیرے بیٹے بھی کہاں روٹیاں دیں گے تجھ کو

یہ بھی تیری ہی طرح گالیاں دیں گے تجھ کو

تو بھی صاحبِ اولاد ہے، کیوں بھول گیا؟

اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دکھا، دل نہ دکھا

کام آتی ہے بُرے وقت میں ان کی ہی دعا

اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دکھا، دل نہ دکھا

اپنی جنت کو خدا کے لیے دوزخ نہ بنا

اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دکھا، دل نہ دکھا